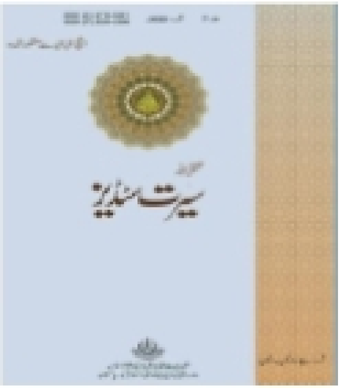

سیرت سٹڈیز Seerat Studies

E(ISSN): 2710-5261, P(ISSN): 2520-3398
Publisher: Department of Seerat Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jss
Vol.09 Issue: 09 (January – December 2024)
Date of Publication: 26-December 2024
HEC Category (July 2024-2025): Y

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jss

Article	دعوت و تعلیم میں اشارات کا کردار سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں
Authors & Affiliations	**1. *Muhammad Arif Bangash*** *Teacher of Islamic Studies, Sanior Section, Army Public School & College System, Kohat.* arifkhanbangash98@gmail.com
Dates	***Received*** 14-04-2024 ***Accepted*** 15-07-2024 ***Published*** 26-12-2024
Citation	Muhammad Arif Bangash, 2024. دعوت و تعلیم میں اشارات کا کردار سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 26 December 2024].
Copyright Information	2023@ دعوت و تعلیم میں اشارات کا کردار سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں by Muhammad Arif Bangash is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Department of Seerat Studies, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System	تحقیقات	ASIAN Research Index	Academic Resource Index ResearchBib	ATLA Religion Database	SIS

دعوت وتعلیم میں اشارات کا کردار سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Role of Gesture in invitation and education in light of Seerah

Abstract

This article presents a review of the hand gestures of the Prophet Muhammad (peace be upon him). And forty selected hadiths are also presented on it. Only one original source of each hadith is cited in the margin. The translation of the narration is colloquial. And the gestures mentioned in these narrations are the main topic of this article. The importance of gestures in dawah and education has been highlighted through this article. The reader's attention has been drawn to the guiding principles for standardizing education, guidance and common speech derived from the style of speech and teaching of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The main purpose of writing this article is to provide a collection of hadiths in Urdu on the hand gestures of the Prophet (peace be upon him). Of course, in this regard, guhidance has also been obtained from the Seerat Tayyiba to make the method of education and dawah most effective in today's modern era. So that we can effectively present religious education to the ummah. This article is equally useful for everyone, including teachers of religious schools, schools, colleges, and universities, and those who perform dawah from the pulpit and mihrab, as it will prove to be an incentive to create negation in the style of speech..

خلاصہ

اس مقالے میں نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ کے اشارات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اور اس پر چالیس منتخب احادیث بھی پیش کی گئی ہیں۔ حاشیے میں ہر حدیث کے صرف ایک اصل ماخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔روایت کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔اور ان روایات میں مذکورہ اشارات ہی اس مقالے کا مرکزی موضوع ہے۔دعوت اور تعلیم میں اشارات کی اہمیت کو اس مقالے کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے طرزِ تخاطب اور طرزِ تعلیم سے حاصل ہونے والے تعلیم وارشاد اور عام بول چال کو معیاری بنانے کے لیے راہ نما اصولوں کی طرف قاری کی توجہ مبذول کی گئی ہے۔اس مقالے کے لکھنے کا بنیادی مقصد

اشارات النبی ﷺ پر اردو زبان میں احادیثی ذخیرہ فراہم کرنا ہے۔البتہ اسی ضمن میں آج کے جدید دور میں تعلیم و دعوت کے طریقہ کار کو مؤثر ترین بنانے کے لیے سیرت طیبہ سے راہ نمائی بھی حاصل کی گئی ہے۔تاکہ ہم دینی تعلیم کو مؤثر انداز سے امت کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہو سکیں۔یہ مقالہ مدارس دینیہ ،سکول، کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ کرام اور منبر و محراب سے دعوت دینے والوں سمیت ہر شخص کے لیے یکساں طور پر مفید ہے، کہ طرزِ بیان میں نکار پیدا کرنے کے لیے مہمیز ثابت ہو گا۔

تعارف

نبی اکرم ﷺ سرچشمہ ہدایت ہیں۔آپ ﷺ کے اقوال وافعال کی اتباع دنیا وآخرت میں کامیابیوں کی ضامن ہے۔آپ کی ذات اقدس سے استفادے کا سلسلہ ساڑھے چودہ سو سال سے جاری ہے اور قیامت تک ہر دور میں اربوں انسان آپ کی بابرکت ہستی سے مستفید و متمتع ہوتے رہیں گے۔نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کمالِ حکمت و بصیرت سے مالامال فرمایا تھا، سو یہی جہ ہے کہ آپ کی ہر ہر ادا ہماری عملی زندگی کے لیے ایک نمونے اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔چناں چہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔[1]

بلاشبہ اللہ کے رسول کی ذات میں تمہارے لیے ایک نمونۂ عمل ہے۔

صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے اقوال کو اس قدر انہاک سے سماعت کیا اور افعال کا ایسے بہ غور مشاہدہ کیا کہ دورانِ گفت گو آپ ﷺ کے اشارات بھی خوب اہتمام سے نقل فرمائے، جس سے نبی اکرم ﷺ کے طرزِ تخاطب کا بہ آسانی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔آپ ﷺ اپنی گفت گو میں اشارات کا بھرپور استعمال فرمایا کرتے تھے۔

یہ اشارے اس قدر مؤثر اور بیانِ سیرت کے باب میں اس قدر اہمیت کے حامل ہیں کہ یہ سیرت نگاری کا ایک عنوان بن گئے ہیں، اس لیے ان کا الگ سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ان سطور میں اشارات النبی کی اقسام کے حوالے سے مثالوں کے ساتھ گفت گو کریں گے، اور ہماری کوشش ہو گی کہ اس مطالعے کے ذریعے ہم اشارات النبی ﷺ کے عنوان پر کچھ اضافے کر سکیں۔

آپ ﷺ نے حسب ضرورت ہتھیلی، مختلف انگلیوں، چہرے کے تاثر کے ذریعے، اور آنکھوں سے اشارے فرمائے ہیں ،جو صحابہ کرام نے مختلف مواقع پر نقل کیے ہیں۔ان اشارات کا جائزہ لینے سے اس بات کا بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے مخاطبین تک اپنا پیغام واضح طور پر پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کیا کرتے تھے۔ چوں کہ کلام کا مقصد دوسرے تک اپنا پیغام پہنچانا ہوتا ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک زبانی گفت گو کے ساتھ ساتھ چہرے کے تاثرات اور اور اعضا کے اشارات سے کام نہ لیا جائے۔ چناں چہ نبی اکرم ﷺ کا کلام اس حوالے سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا آپ ﷺ کے اقوال وافعال کو نقل کرنے میں اس حد تک اہتمام بھی حیرت انگیز ہے

کہ آپ ﷺ کے اشارات وتاثرات تک محفوظ کر کے ہم تک منتقل کیے، یہ ان کی آپ ﷺ سے حقیقی عشق کی زندہ مثال ہے۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزا۔

سوالاتِ تحقیق

ا: نبی اکرم ﷺ دورانِ گفت گو اشارات کا استعمال کس انداز اے کیا کرتے تھے؟

ب: آپ ﷺ کے اشارات میں ہماری عملی زندگی کے لیے کیا نمونہ ہے؟

ج: سیرت طیبہ کی روشنی میں ہم اپنی روزمرہ گفت گو میں عمدگی کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟

د: تعلیم، دعوت اور پیشہ ورانہ تربیت اشارات النبی ﷺ کی روشنی میں کس طرح بہتر سے بہتر کئے جا سکتے ہیں؟

مقاصدِ تحقیق

ا: شارات النبی ﷺ پر پھیلے ہوئے احادیثی ذخیرے کو اردو زبان میں یکجا کرنا۔ اس مقالے میں چالیس متون کا بامحارہ ترجمہ کیا گیا ہے جو سینکڑوں طرقِ حدیث کا حاصل و خلاصہ ہے۔

ب: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں عام بول چال کے لیے ایسے راہ نما اصول تلاش کرنا جس کی بناپر انسان اپنے پیغام گو کو بہتر انداز سے سننے والے تک

منتقل کر سکے۔

ج: داعیانِ دین اور اساتذہ کرام کو، دعوت و تعلیم کو مؤثر انداز سے پیش کرنے کے لیے دست یاب فطری و جدید وسائل اور ٹیکنالوجی کے استعمال کی ترغیب دینا۔

اشارات النبی ﷺ پر مشتمل احادیث

اب آنے والے سطور میں ان روایات کا بامحارہ ترجمہ پیش کریں گے جن میں حضور ﷺ سے اشارات کا ثبوت ہے۔ یہ احادیث مصادر یہ اصلیہ سے ماخوذ ہیں۔ ان کی مکمل تخریج کرنے کے بعد یہاں صرف ایک مصدر کے حوالے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

دونوں ہاتھوں سے اشارہ:

1: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ چناں چہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نماز پڑھانے کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے محراب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابھی نماز پڑھاتے وقت میں نے اسی محراب کی دیوار پر جنت و جہنم کا منظر دیکھا اور میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کبھی نہیں دیکھی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین بار یہ جملہ ارشاد فرمایا۔[2]

2: نبی اکرم ﷺ غسل کا طریقہ سکھا رہے تھے۔ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تین بار سر پر پانی بہاتا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی بہانے والا انداز بھی اپنایا۔[3]

دونوں ہتھیلیوں کو الٹا کر اشارہ کرنا۔

3: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز استسقا ادا فرمائی اور اس کے بعد اپنی دونوں ہتھیلیوں کو الٹا کر آسمان کی طرف اشارہ کیا۔[4]

دس انگلیوں کے اشارے سے ایام ماہ کی تعداد کا بیان:

4: نبی اکرم ﷺ قمری ماہ میں دنوں کی تعداد بیان فرما رہے تھے، یہ تعداد آپ نے زبان کی بہ جائے انگلیوں کے اشارے سے بتائی۔ چناں چہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دن کا ہوتا ہے۔ پہلی اور دوسری بار دس دس انگلیاں کھول کر دکھائیں اور تیسری بار ایک ہاتھ کے انگھوٹے کو نیچے رکھ کر نو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اس طرح سے آپ ﷺ نے مہینے میں انیتس دنوں کو بیان فرمایا۔[5]

پانچ انگلیوں سے اشارہ:

5: ایک بار نبی اکرم ﷺ بعض محصولات کا نصاب بیان فرما رہے تھے۔ اس موقع پر آپ کا اپنی زبان سے پانچ کے عدد کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ پانچ انگلیوں سے اشارہ بھی ثابت ہے۔ چناں چہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ اوسق سے کم میں صدقہ لازم نہیں، پانچ اونٹوں سے کم میں بھی صدقہ لازم نہیں ہے اور اسی طرح پانچ اوقیہ سے کم میں بھی صدقہ لازم نہیں ہے۔ حضرت سعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اس دوران آپ ﷺ پانچ انگلیوں سے اشارہ بھی کرتے رہے۔۔[6]

6: اسی طرح ایک اور جگہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔ پہلی چیز موت ہے۔ کسے کب موت آنی ہے یہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ دوسری چیز انسان کا نطفہ ہے، جب وہ رحم میں پہنچ جائے کہ اس کی حقیقت بھی صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ تیسری چیز مستقبل ہے کہ اس کی تفصیل اللہ کے سوا کسی کو بھی نہیں معلوم۔ چوتھی چیز انسان کا کھانا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ اس نے کل کو کیا کھانا ہے۔ اور آخری چیز بارش ہے کہ اس نے کب، کہاں اور کتنا برسنا ہے؟ یہ سب اللہ کے سوا کسی کے علم میں نہیں ہیں۔[7]

چار انگلیوں سے اشارہ:

7: حضرت برآء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا گیا جن کی قربانی میں کراہت پائی جاتی ہو۔ آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ پہلا وہ جانور جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو، دوسرا وہ جانور جس کی ایک آنکھ مکمل طور پر ضائع ہو چکی ہو، تیسرا وہ جانور جو شدید بیمار ہو اور چوتھا وہ جانور جو انتہائی کمزور ہو چکا ہو۔[8]

دوانگلیوں سے اشارہ:

سب سے آخری روایت ملاحظہ کیجیے۔

ایک انگلی سے مشرقی افق کی طرف اشارہ۔

8: نبی اکرم ﷺ سے شہادت کی انگلی سے بھی بہ کثرت اشارات منقول ہیں۔ ماہ رمضان میں ایک سفر کے دوران جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سواری سے اتر کر ستو گھولنے کا حکم دیا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ تھوڑی دیر اور ٹھہریئے، آپ ﷺ نے تین بار ستو گھولنے کو کہا اور حضرت بلال رضی اللہ نے ہر بار یہی عرض کیا کہ ذرا ٹھہریئے ابھی تو دن کا وقت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مشرق کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب تم مشرق کی جانب رات کی تاریکی دیکھ لو تو روزہ افطار کرو۔[9]

لفظ کے متبادل کے طور پر اشارہ:

9: نبی اکرم ﷺ سے کہی ایک مقام پر لفظ کے متبادل کے طور پر بھی اشارہ ثابت ہے یعنی نبی اکرم ﷺ نے مدلولِ کلام کی طرف صرف اشارے پر اکتفا کیا ہے۔ چناں چہ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: التقوی ھاھنا التقوی ھاھنا یعنی حقیقی تقوی وہ ہے جو دل میں پایا جائے۔ اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفت گو میں دل کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بل کہ دو بار اشارے پر اکتفا کیا۔[10]

10: حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضور کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے پوچھا کہ آپ میں سے محمد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا۔ یہاں پر بھی نبی کریم ﷺ نے "میں ہوں" کی بہ جائے صرف اپنی طرف اشارے پر اکتفا فرمایا۔[11]

چاند کی طرف اشارہ کرنا:

11: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگو، یہ وہی غاسق ہے جس کی شر سے پناہ مانگی گئ ہے۔ (و من شر غاسق اذا وقب)۔[12]

تاکید کے لیے اشارہ:

12: نبی اکرم ﷺ سے مختلف مواقع پر تاکید کے طور پر بھی اشارات منقول ہیں۔ جس میں آپ ﷺ لفظ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اس کی معنویت میں اضافے کے لیے اشارہ فرمالیا کرتے تھے۔ چناں چہ ایک روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کرر کھا ہے کہ وہ میری امت کے ایک لاکھ لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ تعداد بڑھا لیجیے، آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اتنے اور، حضرت ابو بکر صدیق نے دوبارہ عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! مزید اضافہ فرمالیجیے، آپ

ﷺ نے اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اتنے اور، حضرت ابو بکر رضی اللہ نے تیسری بار یہی درخواست کی تو آپ ﷺ نے پھر سے قبول کی۔[13]

بادلوں کی طرف اشارہ کرنا:

13: ایک بار شدید قحط سالی تھی۔ نبی اکرم ﷺ جمعے کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس دوران ایک اعرابی کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! جانور ہلاک ہو گئے اور بچے بھوک سے نڈھال ہیں۔ ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔

اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جوں ہی آسمان کی طرف اشارہ کیا تو اسی لمحے بارش برسنا شروع ہوئی اور پھر تین دن تک یہ بارش خوب جم جم کر برستی رہی۔[14]

حالت نماز میں اشارہ اور اس کا فقہی پہلو:

14: نبی اکرم ﷺ سے حالت نماز میں بھی ہاتھ سے اشارہ کرنا ثابت ہے۔ چناں چہ ایک موقع پر چند صحابہ کرام نے ایک مسئلے کی تحقیق کے پیش نظر حضرت کریب رضی اللہ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیجا تا کہ ان سے راہ نمائی لی جائے۔ مسئلہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز کے جواز کا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد گھر تشریف لائے اور نماز پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ میں نے ایک انصاری بچی کو کہا کہ جا کر آپ ﷺ کو بتا دیں کہ آپ تو عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے اور اب ہم آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جب اس بچی نے حضور کے پہلو میں جا کر یہ بات بتائی تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اسے بولنے سے منع کیا اور اس اشارے سے یہ پیغام دیا کہ میں حالت نماز میں ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اس بچی کو بلا کر سمجھایا کہ بنو عبد القیس کے کچھ لوگوں سے ملنے کی وجہ سے میں ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا، ابھی وہ پڑھ رہا تھا۔[15]

15: حضرت عطا بن یسار فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھانے کے لیے تکبیر کہی اور پھر ہمیں اسی حالت پر برقرار رہنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو آپ ﷺ کے جسم پر پانی کے اثرات موجود تھے۔[16]

نماز میں اشارے کا جواز:

اگر کوئی شخص دورانِ نماز کسی کی طرف اشارہ کرے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ کیوں کہ نبی اکرم ﷺ سے دورانِ نماز ہاتھ سے اشارہ ثابت ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے اسی واقعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کے اس اشارے سے باقاعدہ یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ حالت نماز میں بوقت ضرورت اور بہ قدر ضرورت اشارہ کرنا جائز ہے۔۔

حالت نماز میں سلام کے جواب کے طور پر اشارہ:

16: نبی اکرم ﷺ مسجد قبا میں نماز کی ادائیگی میں مشغول تھے۔ لوگ مسجد قبا میں داخل ہو رہے تھے اور آپ ﷺ پر سلام عرض کیا کرتے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہاتھ کے اشارے سے ہی سلام کا جواب دیا کرتے تھے[17]۔

دورانِ نماز بات چیت کی ممانعت

گزشتہ واقعے سے یہ بات بھی بہ خوبی معلوم ہوتی ہے کہ دوران نماز شدید ضرورت کے باوجود بھی بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ کیوں کہ اس موقع نبی اکرم ﷺ نے زبان سے منع کرنے کی بہ جائے ہاتھ کے اشارے پر ہی اکتفا فرمایا۔ گو کہ آپ ﷺ کا یہ اشارہ دورانِ نماز گفت گو کی ممانعت کی دلیل ہے۔

نماز میں اقرارِ توحید کے اظہار کے لیے اشارہ:

17: نبی اکرم ﷺ ہر قاعدے میں شہادت کی انگلی کو قبلے کی جانب اٹھا کر اشارے سے توحید کا اقرار کرتے تھے۔[18]

حجر اسود کی طرف اشارہ اور اس کا فقہی پہلو:

18: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو طواف فرمایا تھا وہ اونٹنی پر سواری کی حالت میں تھا، سو اس آپ ﷺ جب رکن اسود پر پہنچتے تو ہاتھ میں موجود کسی بھی چیز سے اس کی طرف اشارہ فرماتے، جس سے استلام بالحجر کی تعمیل ہو جاتی تھی۔ آپ ﷺ کے اس اشارے سے باقاعدہ طور پر استلام بالاشارہ کے جواز کا اصول مستنبط ہوتا ہے۔ چناں چہ نبی اکرم ﷺ کے اس شارے کے بعد استلام بالاشارۃ کے جواز کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔[19]

چھوٹی انگلی کے اشارے سے قرآنی آیت کی تفسیر:

19: حضرت موسی علیہ السلام سے متعلق اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ان کی درخواست پر اللہ تعالی کی تجلی پہاڑ پر ظاہر ہوئی تو وہ اللہ کی عظمت و جلال کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسی علیہ السلام بھی ظہور تجلی سے بے ہوش ہوا۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 143 میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: □فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكّٗا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقٗاۚ□ البتہ اس آیت مبارکہ میں تجلی کی کمیت و کیفیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس حوالے سے امام طبرانی م 360ھ نے اپنی معجم الاوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کی نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو بیان کرتے ہوئے چھوٹی انگلی سے اشارہ بھی کیا۔ اس اشارے میں آپ ﷺ نے "تجلی" کی تفسیر بیان فرمائی کہ اللہ تعالی کی جس تجلی کے ظہور سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا اور حضرت موسی علیہ السلام بے ہوش ہوئے، یہ انتہائی قلیل نوعیت کی تجلی تھی۔[20]

زبان کی طرف اشارہ اور اس کا دعوتی پہلو:

20: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر سکے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں توحید، نماز، زکوۃ، روزہ، جہاد اور قیام اللیل جیسے اعمال کی تلقین فرمائی اور آخر میں ارشاد فرمایا: معاذ کیا میں تمہیں ان سب سے بڑھ کر عمل نہ بتاوں؟ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا ہم اپنی گفت گو کی وجہ سے بھی پکڑ میں آ سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ثكلتك أمك معاذ، تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ! قیامت کے دن لوگ اپنی زبانوں کی وجہ سے ہی تو جہنم میں جائیں گے۔

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ نے حفاظتِ زبان کی اہمیت کے پیش نظر زبان کی طرف باقاعدہ اشارہ فرما کر اسے احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چوں کہ انسان اپنے خیالات کا اظہار زبان سے کرتا ہے۔ وہ چاہے تو اللہ کو راضی کرنے والی باتیں کرے یا چاہے تو اللہ کو ناراض کرنے والی باتیں کرے۔ غیبت، الزام تراشی، طعنہ، طنز، جھوٹ، فضول گوئی اور ناشکری کے بول جیسے گناہ زبان سے ہی سرزد ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسان اگر اپنی زبان کے صحیح استعمال کا اہتمام کرے، جو کہے خوب سوچ سمجھ کر کہے تو دنیا و آخرت کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکتا ہے۔ زبان کی اسی اہمیت کے پیش نظر نبی اکرم ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کیا تھا۔[21]

فجر کی روشنی کی کیفیت کو اشارے سے بیان کرنا:

21: ایک بار نبی اکرم ﷺ نے وقتِ فجر بتانے کے لیے مشرقی افق کی طرف ہاتھوں کو اوپر نیچے ہلا کر فرمایا کہ جب روشنی اس طرح لمبی ہو تو یہ فجر کا وقت نہیں ہے۔ اور پھر شہادت کی دونوں انگلیوں کو شمالا و جنوبا پھیلا کر فرمایا کہ صبح کی رروشنی اس طرح ہوا کرتی ہے۔[22]

اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مستطیر اور مستطیل کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔ پھر ان دونوں الفاظ کی اشارے مبارک سے وضاحت بھی فرمادی ہے۔ چناں چہ مستطیل کہہ کر اوپر سے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور مستطیر کہہ کر دائیں اور بائیں جانب ہاتھ پھیلا کر مسئلے کی مکمل وضاحت فرمائی، تاکہ سننے والوں کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

حلیے کو درست کرنے کے لیے اشارہ:

22: نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اس دوران ایک شخص مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے جب اس کے سر اور داڑھی کے بکھرے ہوئے بال دیکھے تو اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اشارہ کیا کہ باہر جا کر اپنا حلیہ سنوار کر آجانا، وہ

شخص نکلا اور تھوڑی دیر بعد صاف ستھرا ہو کر مجلس نبوی میں آ بیٹھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ والی حالت اس شخص سے بہتر نہیں جو شیطان کی طرح پراگندہ داخل ہو جائے۔[23]

یمن کی طرف اشارہ:

23: نبی اکرم ﷺ اپنی گفت گو میں جب کسی علاقے کا ذکر کرتے تو اس کی طرف اشارہ بھی فرمالیا کرتے تھے۔ چناں چہ ایک موقع پر آپ ﷺ یمن سے متعلق گفت گو فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے یمن کی طرف باقاعدہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایمان تو یہاں ہے۔ یعنی اہل یمن کے ایمان کی تعریف فرمائی۔[24]

مدینہ منورہ کی طرف اشارہ:

24: نبی کریم ﷺ خیبر سے واپس مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے، جوں ہی احد کی پہاڑی نظر آنے لگی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس پہاڑ سے محبت کرتا ہوں اور یہ پہاڑی مجھ سے محبت کرتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقع پر بہ طور خادم حضور ﷺ کے ہم راہ تھا۔ چناں چہ اس کے بعد آپ نے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اللهم إني أحرم ما بين لابتيها، كتحريم إبراهيم مكة، اللهم بارك لنا في صاعنا ومدنا ،کہ اے اللہ! جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو احترام والا شہر قرار دیا تھا، اسی طرح میں بھی اس دو پتھریلی علاقے کے درمیانی حصے کو احترام والا قرار دیتا ہوں۔ اور اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔[25]

25: نبی اکرم ﷺ جب عمرۂ جعرانہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ شدید بیمار تھے۔ آپ ﷺ جب ان کی عیادت کے لیے آئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ میری موت اسی گھر میں واقع ہو جہاں سے میں ہجرت کے لیے نکلا تھا۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا: اگر سعد رضی اللہ عنہ میرے بعد انتقال کر جائے تو انہیں اس طرف دفنا دینا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف اشارہ فرمایا۔[26]

مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت معلیٰ کی طرف اشارہ:

26: نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں ایک قبرستان کے پاس سے گزرے تو اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: نعم المقبرة هذه، یہ کیا ہی بہترین مقبرہ ہے۔[27]

عراق کی طرف اشارہ:

27: نبی اکرم ﷺ عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: فتنہ یہاں ہے۔ فتنہ یہاں ہے۔ فتنہ یہاں ہے۔ صحابیِ رسول حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ عراق کی جانب اشارہ کر رہے تھے۔[28]

اعضائے بدن کی طرف اشارہ:

28: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دورانِ سجدہ سات اعضا کو زمیں پر ٹیکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلا پیشانی ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنی ناک مبارک، ہاتھ، گھٹنے اور پیروں کے پنجوں کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی ان اعضا کو بھی زمین پر ٹیکنے کا حکم دیا غیس ہے۔[29]

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت جاری رکھنے کے لیے اشارہ:

29: ایک بار نبی اکرم ﷺ کو قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے متعلق یہ خبر موصول ہوئی کہ ان کے درمیان کسی تنازعے پر لڑائی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ صلح کرنے کے لیے فوری طور پر روانہ ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر میں نماز عصر تک نہ پہنچ سکوں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ وہ نماز پڑھائے۔ چناں چہ جب نماز کا وقت ہوا اور آپ ﷺ موجود نہیں تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت کے لیے مصلے پر کھڑے ہو گئے۔ دورانِ نماز ہی نبی اکرم ﷺ پہنچ گئے اور جا کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر میں کھڑے ہوئے۔ جب لوگوں کی تصفیح کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ فوری طور پر پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا جس میں امامت جاری رکھنے کی اجازت تھی، مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس اجازت کے باوجود بھی غایتِ ادب کے پیش نظر پیچھے ہٹے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب میں نے تجھے نماز جاری رکھنے کے لیے اشارہ بھی کیا تو کس چیز نے تجھے نماز جاری رکھنے سے منع کیا؟ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا اوقات ہے کہ وہ رسول اللہ کی امامت کرے۔[30]

30: اسی طرح کا ایک اشارہ آپ کے مرضِ وفات کے ایام میں بھی پیش آیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت ناساز تھی اور غنودگی مسلسل غالب رہتی تھی۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں امامت کرے۔ چناں چہ آپ رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھانا شروع کیں۔ چند دن بعد جب آپ ﷺ کی طبیعت کچھ سنبھلی تو آپ نماز کے وقت مسجد تشریف لائے جب کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ انہوں نے جوں ہی حضور کو آتے دیکھا تو پیچھے کی طرف ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو اشارے کے ذریعے سے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو بکر کے پہلوں میں بیٹھا دیں۔ چناں چہ آپ ﷺ کو ان کے برار میں بٹھا دیا گیا۔ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہ آواز بلند تکبرات دہرا رہے تھے۔[31]

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت جاری رکھنے کے لیے اشارہ:

31: ایک بار نبی اکرم ﷺ ابو عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہم راہ کسی مقام پر تشریف لے گئے جہاں لوگ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی اقتدا میں نماز کی دوسری رکعت کے ادا کرنے میں مصروف تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو جیسے ہی آپ ﷺ کی آمد کا پتہ چلا تو وہ فورا پیچھے کی طرف ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو نماز جاری رکھنے کے لیے اشارہ کیا۔ چناں چہ عبدالرحمن بن عوف نے نماز کی امامت جاری رکھی اور آپ ﷺ نے ان کی اقتدا میں نماز شروع کی ۔جب امام نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ اپنی قضا شدہ رکعت کی ادائیگی کے لیے کھڑے ہو گئے۔[32]

مقدار کی قلت کو اشارے سے بیان کرنا:

32: جمعے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسا لمحہ ہے جس میں نمازی مسلمان کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ جو کچھ مانگتا ہے، اللہ عطا کر دیتے ہیں۔ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے ہاتھ سے اشارہ بھی فرمایا۔ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم فوری سمجھ گئے کہ قلت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ یعنی دیکھنے والے سمجھ گئے کہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت انتہائی تھوڑا سا ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے آپ ﷺ نے ایک انگلی کا پور ادر میانی یا چھوٹی انگلی کے بیچ میں رکھ کر قلت کی طرف اشارہ کیا۔ بہ ظاہر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ آپ نے انگوٹھے کا سرا دوسری انگلی پر رکھا ہو گا۔ واللہ اعلم۔[33]

قرض میں تخفیف (کمی) کے لیے اشارہ:

34: ایک بار نبی اکرم ﷺ حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے کہ مسجد نبوی ﷺ سے اونچی آوازیں سنائی دینے لگیں، واقعہ کچھ یوں تھا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنی قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہے تھے، ان حضرات کی باہمی گفت گو سے ہی نبی اکرم ﷺ اس طرف متوجہ ہوئے تھے۔ چناں چہ آپ ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو پکار اور ہاتھ کے اشارے سے یہ پیغام دیا کہ قرض میں سے آدھی رقم حضرت ابی حدرد رضی اللہ عنہ کے لیے معاف کر دیں۔ آپ ﷺ کے اس حکم کی تعمیل میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہا: لبیک یا رسول اللہ، اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب چلو آپ بھی (آدھا) قرض ادا کرو۔ یوں یہ معاملہ حل ہو گیا۔[34]

منہ مبارک کی طرف اشارہ:

35: نبی اکرم ﷺ قیامت کی ہول ناکیوں کی منظر کشی کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ بہ روز قیامت سورج زمین کے انتہائی قریب آئے گا، جس کی وجہ سے لوگ پسینوں میں شرابور ہوں گے۔ چناں چہ بعض لوگ ٹخنوں تک پسینے میں ڈھکے ہوں گے ۔بعضوں کے آدھے پیر، بعضوں کے گھٹنے، بعضوں کے ناف، بعضوں کی گردنیں اور بعض لوگوں کے کندھے پسینے میں

ڈھکے ہوں گے۔اس کے بعد آپ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگوں کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچا ہو گا،اور پھر سر کو چھوئے بغیر اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ تو اپنے پسینے میں پورے ڈوبے ہوں گے۔[35]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو باہر جانے کے لیے اشارہ:

36:ایک بار نبی اکرم ﷺ نے خواہش ظاہر کی کہ کوئی صحابی ان کے گھر آکر ملاقات کرے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے بہ ترتیب حضرب ابو بکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم کو بلانے کے لیے اجازت طلب کی مگر آپ ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کے بلانے پر رضامندی ظاہر نہیں کی۔اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ کو اشارہ کیا کہ وہ ہم سے دور چلی جائے۔آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کوئی خاص بات بتانی شروع کی۔اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ کے چہرے کی رنگت بدلنے لگی۔جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی زندگی کے آخری ایام میں پوچھا گیا کہ آپ قتال کیوں نہیں کرتے تو اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ایک وعدہ لیا تھا، جس پر میں برقرار رہنا چاہتا ہوں۔سلف کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے یہ عھد اسی مجلس خاص میں لیا گیا ہو گا۔[36]

حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف تین بار اشارہ:

37:ایک فارسی صحابی نے ایک بار نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا،تاکہ وہ اس سے آپ ﷺ کی ضیافت کرے۔جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔اس پر اس صحابی نے معذرت کی تو آپ ﷺ نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔دوسری بار اس صحابی نے درخواست کی تو نبی اکرم ﷺ نے بھی دوبارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ بھی میرے ہم راہ ہو گی۔اس پر صحابی نے معذرت کی تو آپ ﷺ نے بھی کھانا تناول فرمانے سے انکار کیا۔جب تیسری بار نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو صحابی رسول نے حضرت عائشہ کی شرکت پر حامی بھر لی۔چناں چہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ دونوں اس صحابی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔[37]

دراصل کھانا کم تھا اور وہ فارسی صحابی چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ پیٹ بھر کر خوب تناول فرمائے۔اسی وجہ سے حضرت عائشہ کی شرکت سے معذرت خواہی کرتے رہے۔نبی اکرم ﷺ اس صورت حال سے بہ خوبی واقف تھے اور دوسری جانب آپ ﷺ اپنی رفیقِ حیات کی بھوک سے بھی باخبر تھے۔سو آپ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ خود کھانے چلا جائے اور اپنے پہلوں میں بیٹھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو بھوک کی حالت میں رہنے دیں۔اس وجہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ کو بھی اپنے ساتھ تھوڑے سے کھانے میں شریک رکھا۔یہ آپ ﷺ کا حسن معاشرت تھا۔کہ ہر حال میں دوسروں کا بھرپور خیال رکھتے تھے۔[38]

یہاں پر بہ صحابی رضی اللہ عنہ کا رویہ بھی بہ ظاہر تعجب خیز ہے کہ اس نے نبی اکرم کی بات دو مرتبہ ٹال دی۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس قدر بے تکلف ماحول تشکیل دیا تھا کہ صحابہ کرام مباح امور میں انتہائی سہولت کے ساتھ اپنی رائے و پسند کا اظہار کر لیا کرتے تھے۔ نیز حتمی طور پر وہ نبی اکرم ﷺ کی خواہش ہی کی تکمیل کرتے تھے۔ آیئے اسی واقعی کو دیکھ لیجیے کہ صحابی کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ کا خوب خوب اکرام کرے تو اس نے دو مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ کی شرکت سے معذرت خواہی کر کے اس کا اظہار کر دیا۔ اور نبی اکرم ﷺ کی بے تکلفی بھی دیکھیے کہ وہ بار بار انکار کرتے ہوئے اپنی پسند پر مصر ہیں۔ لیکن جوں ہی اس صحابی کو حضور کی خواہش کا ادراک ہوتا ہے تو اسے فوری طور پر قبول کر لیتے ہیں۔

مقتدیوں کو بیٹھانے لے لیے اشارہ:

38: نبی اکرم ﷺ کی ایک دن طبیعت ناساز تھی۔ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو وہ حضرات بھی آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے لے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے انہیں سمجھایا کہ امام کی اتباع لازم ہے۔ چناں چہ جب وہ جھکے تو تم بھی جھک جاؤ اور جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھ جاو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھ لیا کرو۔[39]

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے اشارے سے بتوں کا گرنا:

39: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ان بتوں کے پاس سے گزرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت دہرا رہے تھے: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا[40]۔ اس دوران آپ ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے ان بتوں کی طرف اشارہ کرتے، جس سے وہ نیچے کی طرف گر جاتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بت کی طرف صرف اشارہ کرتے، اگر سامنے سے اشارہ کرتے تو بت پیچھے کی طرف گرتا اور اگر بت کی پشت کی طرف سے اشارہ کرتے تو آگے کی طرف گرتا۔ جب نبیِ ملاحم ﷺ نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو اعلان فرمایا کہ تمام بتوں کو اکٹھا کر کے جلا دیا جائے نیز اس دن مکہ کا کوئی ایک گھر بھی بت سے خالی نہیں اور اسی دن سبھی کے تھوڑ دینے کا حکم دیا گیا۔[41]

حضور ﷺ کی بعثت اور قیامت:

40: نبی اکرم ﷺ نے شہادت اور درمیان کی انگلی کو ساتھ ملا کر فرمایا: میں اور قیامت دونوں ان دو انگلیوں کی طرح ملا کر بھیجے گئے ہیں۔[42]

نتائج تحقیق

اشارات النبی ﷺ ایک وسیع باب ہے۔ سینکڑوں احادیث میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ البتہ درج بالا سطور میں ہم نے ہاتھ کے اشاروں کو پیش نظر رکھ کر چالیس احادیث کے حاصلات پیش کیے۔ ان روایات پر غور کرنے سے چند اہم عملی پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں۔

نقلِ روایت میں صحابہ کرام کا انہماک:

ان اشارات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذہانت اور نقل روایت میں انہماک کا بہ خوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ صرف ایک اشارہ کرتے ہیں اور وہ حضرات حضور کی منشا کو فوری طور پر سمجھ جاتے ہیں۔ روایت نمبر 34 کو ہی بہ طور مثال لے لیجیے کہ نبی اکرم ﷺ دور سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اشارہ کرتے ہیں کہ اپنے دوست کو آدھا قرض معاف کردو۔ اس اشارے کو وہ فوری سمجھ جاتے ہیں۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کی گفت گو اس قدر انہماک سے سنتے کہ الفاظ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے اشارات تک ذہن نشین کرلیا کرتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ قرآن وسنت کا انتہائی گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کے سمجھنے میں بھرپور توانائی صرف کریں۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ اس توجہ اور انہماک کے طفیل ہمیں اپنی کتاب و نبی کی احادیث سے خوب خوب مستفید ہونے کی توفیق بخشیں گے۔

صحابہ کرام کی مثالی اتباع:

صحابہ کرام آپ ﷺ کے اشارات کی ایسی ہی اتباع کیا کرتے تھے جیسے آپ ﷺ کے قول و فعل کی اتباع کرتے تھے۔ اسی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے واقعے کو دیکھ لیجیے کہ جوں ہی آپ نے قرض میں کمی کے لیے اشارہ کیا تو انھوں نے لبیک کہہ کر فوری طور پر اس کی تعمیل کی۔ چناں چہ ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے کہ زندگی بھر شریعت پر عمل کرنے میں ذرا سی کوتاہی سے بھی اپنے آپ کو دور رکھیں اور شریعت کے تمام احکامات کو دل و جان سے قبول کر کے ان کی مکمل اتباع کریں۔

آدابِ مجلس کی رعایت:

ان اشارات سے ہمارے لیے ایک بہت اہم معاشرتی اصول سامنے آتا ہے کہ انسان جس مجلس کا حصہ ہو اس کے تقاضوں کا خاص خیال رکھیں۔ چناں چہ روایت نمبر 29-30-31 میں ہی دیکھ لیجیے کہ نبی اکرم ﷺ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت جاری رکھنے کا حکم دیتے ہیں تو آپ ﷺ اونچی آواز کی بہ جائے صرف اشارے سے ہی یہ حکم دے کر دورانِ جماعت خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس میں مسجد اور جماعت کا ادب کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب لوگ باجماعت نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوں تو انسان کو وہاں مکمل خاموشی اختیار کر لینے چاہیے۔

اصولِ خطابت:

نبی اکرم ﷺ عام گفت گو اور خطبے میں سننے اور دیکھنے والوں تک اپنا پیغام انتہائی واضح طور پر پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ہر لفظ کو پہلے اور بعد والے لفظ سے ممتاز کرتے تھے۔ نیز یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بعض اوقات ایک بات تین مرتبہ دہرا لیتے۔ اندازہ لگا لیجیے کہ ایک طرف الفاظ کی ادائیگی میں صفائی کا اس قدر اہتمام ہو اور

دوسری طرف ہاتھ اور انگلیوں کے اشارات کا اضافہ بھی ہو تو اہل مجلس آپ ﷺ کی نشت سے کس قدر لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ چناں چہ ہمیں بھی اس اہم پہلو کا بہ طور خاص اہتمام کرنا چاہیے تاکہ دوسرا شخص ہماری گفت گو سے اکتاہٹ کا شکار نہ ہو۔

خطابت میں غیر ضروری اشاروں سے اجتناب:

ہمارے ہاں عام طور پر خطیب حضرات اپنی تقریر کے دوران ہاتھوں کے بے محل و بلاضرورت کے اشارات کر کے تھکتے نہیں۔ جب کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام خطبات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ آپ نے عام حالات کے علاوہ جہاد و غزاوات کے موقع پر بھی تقریر ارشاد فرمائی ہے۔ مگر اس جذباتی و جوشیلی سر گرمی کے دوران بھی آپ سے کثرت سے اشارے ثابت نہیں۔ بلکہ آپ ﷺ انتہائی معقول و مناسب طرز پر خطاب کے دوران اشارے کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے اشارات کا حسن:

ان اشارات پر غور کرنے سے آپ ﷺ کے حسنِ تخلیق کا اعتقاد مزید مستحکم ہو جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی معقول شخصیت عطا فرمائی تھی۔ آپ عمدہ فطرت کا مظہر تھے۔ جس طرح آپ ﷺ کے اقوال وافعال فطری اصولوں کو جامع تھے اسی طرح آپ ﷺ کے حرکات بھی فطرت کے عین مطابق تھے۔

تعلیم و تربیت کے لیے جدید آلات کا استعمال:

اس مقالے سے یہ بات بہ خوبی واضح ہو گئی کہ نبی اکرم ﷺ کی پیغام رسانی کا طریقۂ کار مؤثر ترین تھا۔ آپ سننے والے تک اپنی بات صاف ستھرے انداز سے پہنچانے کا اہتمام کرتے تھے۔ یہ جو نمازوں میں مکبریں کا اہتمام ہوتا تھا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ تمام نمازیوں کو امام کی تکبیرات کا بر وقت علم ہو سکے اور کوئی ایک نمازی بھی کسی الجھن کا شکار نہ ہو۔ آپ ﷺ الفاظ کی درست اور صاف ادائیگی کے ساتھ ساتھ اشارات کا بھرپور مگر معقول، بہ قدر ضرورت اور بہ وقت ضرورت استعمال بھی کرتے تھے۔۔

اس سے یہ اصول سمجھ میں آتا ہے کہ ہر پڑھانے والے اور دین کی دعوت والے پر لازمی ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو سبق سمجھانے میں تمام ممکنہ وسائل کا استعمال کرے۔ آج کے دور میں پیغام رسانی اور حصولِ تعلیم کے ذرائع جدید تر ہو چکے ہیں۔ آج کی معیاری تعلیم کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے بغیر انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکی ہے۔ چناں چہ دینی عوتی اور دینی تعلیمی اداروں کو اپنا نظامِ تعلیم بہتر بنانے لے لیے لرننگ ٹیکنالوجی کے استعمال پر پوری توجہ دینی چاہیے۔

References

1 الاحزاب، 21:33

2 البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426،، ج:1، ص: 179 كتاب الاذان، باب رفع البصر الى الامام فى الصلاة، رقم: 749

3 البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج:1، ص: 69، كتاب الغسل، باب من افاض على راسه ثلاثا، رقم: 254۔

4 مسلم بن حجاج، الصحيح ، بيروت، دارالكتب العلميه، 1997/1397، ج: 1، ص: 354، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فيه، رقم: 6

5 **الطيالسي، أبو داود،سليمان بن داود،(ت 204 هـ)، المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي،مصر،دار هجر،ط:1419هـ- 1999م،جزء:3، ص:460،الرقم:2017۔**

6 مسلم بن حجاج، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 1997/1397، ج: 1،ص: 391، كتاب الزكاة، رقم: 3

7 : أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414 1995 ، ج: 13، ص: 487، الرقم 16150، قديم 13/4۔

8 مالك بن انس (م ١٦١)، الموطأ برواية يحي،تحقيق: محمد فواد عبدالباقي، قاهره، دارالحديث، 2005/1426 ، ص: 342 كتاب الضحايا، باب ما ينهي عنه من الضحايا: الرقم: ٠١

9 ابو داؤد، سليمان بن أشعث م 285، السنن، بيروت، داراحياء التراث العربي 1421/ 2000، ص445 ، كتاب الصوم، باب وقت فطرالصائم، الرقم: 3252۔

10 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث، تحقيق: حمزه أحمد الزين،1414هـ/1995ج: 13، ص: 104،رقم: 16597، (69/4، 16761)، اورده في هديس رجل من بنى سليط

11 أحمد بن همبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث، 1414هـ/1995، تحقيق: أحمد حمزه الزين،ج : 15، ص: 270،قديم 63/5، 20911، رقم:20513

12 : أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 18، ص: 110،الرقم 25879، قديم 237/6۔

13 : أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 11، ص: 61، الرقم 12941، قديم 193/3،

14 : البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج:1، ص: 222، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، رقم: 933،

15 : البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج: 1 ص: 299، كتاب السهو، باب اذا كلم وهو يصلى فاشار واستمع ، رقم : 1233

16 الشافعي، محمد بن إدريس (م 204 هـ) بيروت،دارالكتب العلميه،ط:1400،ص: 56 ،كتاب الامامه

17 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 4، ص: 309، الرقم 4568، قديم 10/2،

18 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث، 1414هـ/1995، تحقيق: أحمد حمزه الزين،ج: 14، ص: 284، رقم: 18752،(4/.،19055،316،

19البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج:1، ص: 398، كتاب الحج، باب التكبير عند الركن، رقم: 1613۔

20الطبراني، سليمان بن أحمد بن ايوب م ٣٦٠هـ، المعجم الأوسط، بيروت، دارالكتب العلمية، ط؛ 1433هـ/2012م، تحقيق: محمد حسن اسماعيل الشافعي، ج: 1، ص: 497، الرقم 1836

21 أحمد بن حنبل (م ٢٤١هـ)، المسند، قاهره، دارالحديث، التحقيق: حمزة أحمد الزين، ج: 16، ص: 185، الرقم: 21967، (قديم: 237/5)

22 النسائي، أحمد بن علي بن شعيب م 303هـ، السنن، بيروت، دارابن كثير 1437هـ/2016م، ج:1،ص: 466، كتاب الصيام، باب كيف الفجر، الرقم: 217،

23 ١: مالك بن انس (م ١٦١)، الموطأ برواية يحيي،تحقيق ، تحقيق: محمد فواد عبدالباقي، قاهره، دارالحديث،2005/1426،ص: 654،كتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، رقم 7.

24 . مسلم بن حجاج، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 1297هـ/197م، ج: ١، ص: ٣٧،كتاب الايمان، باب بيان تفاضل الاسلام واي اموره افضل، رقم: 81

25 البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256هـ)، الصحيح، المحقق: د. مصطفى ديب البغا، دمشق، دار ابن كثير، دار اليمامة،ط: 1414هـ 1993م،ج:3، ص:1057،كتاب الجهاد والسير،باب: فضل الخدمة في الغزو.الرقم:2732

26 أحمد بن حنبل (م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 13، ص: 77، الرقم 16537، قديم 60/4۔

27 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 3، ص: 454،رقم: 3472،

28 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج: 5، ص: 498، الرقم 6303، قديم 143/2

29 مسلم بن حجاج، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 1997/1397، جزء: 4، ص: 209، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود ـــــ، الرقم:٢٣٠/390۔

30 النسائي، أحمد بن علي بن شعيب، السنن، ، تحقيق: محمد صبحي بن حسن حلاق، لبنان، بيروت، دار ابن كثير، الطبعه الاولي: 2016/1337، ص: 177، كتاب الامامة، باب استخلاف الامام اذا غاب، رقم 793۔

31 البخاري، محمد بن اسماعيل الجعفي م 256، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه 1426هـ/ 2005، ج: 1، ص: 166، كتاب الأذان، باب انما جعل امام ليبؤتم به، الرقم: ٦٨٤.

32 مسلم بن حجاج القشيري م ٢٦١، الصحيح، قاهره، مؤسسة المختار 2001م، جزء: ٣،ص: 175، كتاب الطهارة، باب المسح علي الناصية و العمامة، الرقم:81 / 274،

33 البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج: 1، ص: 223، كتاب الجمعه، باب الساعة اللتي في يوم الجمعة، رقم: 932۔

34 البخاري، محمد بن اسماعيل (م 256)، الصحيح، بيروت، دارالكتب العلميه، 2005/1426، ج:1، ص: 120، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت فى المساجد،رقم: 471.

35 أحمد بن حنبل(م 241)، المسند، قاهره، دارالحديث،1414هـ/1995ج 13، س 372، الرقم 17370، قديم 4/۔157۔

36 **بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد الكوفي م235هـ ، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار**، لبنان، دارالتاج، **ط:1409هـ-1989م، كتاب الفضائل،باب: مَا ذُكِرَفِي فَضْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه،ج:6،ص:361،الرقم:32037**

37 الدارمى، عبدالله بن عبدالرحمن، م 255هـ، السنن، بيروت، دارالكتب العربى 1417هـ/1997، ج:2، ص:243 ،كتاب الاطعمه، باب فى الوليمه، ،الرقم 2067،

38 النووى،يحيى بن شرف (م:676هـ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، بيروت، دار احيا ء التراث العربى ، ط: 1392هـ،جزء:13، ص: 210، كتاب الاطعمه، باب : باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام واستحباب إذن صاحب الطعام للتابع،رقم:20327۔

39 ابن ماجه، محمد بن يزيدالقزويني م 273هـ، بيروت، لبنان، دارالكتب العلميه 1419هـ/1997م، كتاب أقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في انما جعل امام ليبؤتم به.

40 بنى اسرائيل 17،21

41 الأزرقي،محمد بن عبد الله بن أحمد (م250هـ)،أخبار مكة وما جاء فيها من الأثار، المحقق: رشدي الصالح ملحس، بيروت،دار الأندلس للنشر،جزء:1،ص:121، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَوَّلِ مَنْ نَصَبَ الْأَصْنَامَ وَمَا كَانَ مِنْ كَسْرِهَا

42 الروداني، محمد بن محمد بن سليمان،(م 1094هـ)،جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزَّوائِد، تحقيق وتخريج: أبو علي سليمان بن دريع، بيروت، دار ابن حزم، الكويت ،مكتبة ابن كثير، ط: 1418 هـ - 1998 م،ج:4،ص:195، كتاب الملاحم وأشراط الساعةِ، الرقم:9863